اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا۔

نمبر ۳۷ | مطبوعہ ۱۲ ستمبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۱۲ ستمبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

صحیفہ قدسی دہلی ۲۹ اگست ۱۸۸۹ء

قطعہ تاریخ وفات میں ۱۳۰۶ والا مادہ سوئے جنت رفت اے حکیم تو درست ہی مگر تاریخ تیاری مرقد میں دو غلطیاں ہیں اگر بہشت جائے فدا محمد خاں کے لفظ بہشت کو جو جز تاریخ بتشش کی خبر ہوا اُس کے مبتدا کے ساتھ پیوند کریں تو دو تاریخ سے ۵۰۹ عدد جاتے رہینگے اور بجائے ۱۳۰۶ کے ۴۹۷ رہجائینگے اور اگر لفظ بہشت کو جائے فدا محمد خاں سے ملاکر پڑھیں تو اِس مادہ تاریخ کا مصرع اوّل یوں ہونا چاہیے

گر گفت تاریخ تربتش قدسی بہشت جائے فدا محمد خاں

اور تاریخ وفات کا مادہ پہلے ہی اور جنبر اُس کے بعد اِس میں بھی کلام ہی یقین کہ ہمارے ہم عصر مولوی قدسی صاحب ہمکو ہماری اِس گستاخی سے جو انکی شان میں صادر ہوئی معاف فرماوینگے۔

کہتے ہیں کہ جب دو مصیبتوں میں سے ایک کا برداشت کرنا لازمی ہو تو واجب ہے کہ عقلمند انسان اُن دونوں میں سے ہلکی مصیبت کو اختیار کرے جیسا کہ داؤد نبی نے تین مصیبتوں میں سے ایک مصیبت تین دن کی خدا کی تلوار منظور کر لی تھی چنانچہ آجکل بھی متلاشیانِ دین حق کو دو مصیبتوں کا مقابلہ آپڑا ہے اول یہہ کہ توریت و زبور و انجیل اگرچہ الہامی ہیں مگر بشہادت احمدیہ وہ محرف ہیں۔ دوم یہہ کہ قرآن الہام ربانی اور محفوظ ہی بغیر شہادت انبیاء مرسلین سابقین چونکہ کتب سابقہ کی نسبت ہزارہا انبیا شہادت دے گئے اور خود خداوند مسیح نے انکی صحت اور الہامی ہونے کی گواہی دی ہے۔ اور قرآن کی بابت صرف محمد صاحب ہی مدعی ہیں کہ وہ الہامی ہے درآں حالیکہ آپ دایرہ نبوت سے بھی خارج ہیں۔ پس عقلمند متلاشی دین حق کو مناسب ہے کہ جن کتابوں کے الہامی ہونے پر خود محمد صاحب بھی شاہد ہیں انہیں کو الہامی جانے اور تحریف کا اتہام صرف محمد صاحب کے ذمہ مانے۔ کیونکہ ہزارہا انبیا کو نہ ماننے سے یہہ بہتر ہے کہ ایک محمد صاحب ہی کو نہ ماناجاوے

ریویو

ہمنے رسالہ زمزمہ اسلام کو آغاز سے انجام تک دیکھا خوب لکھا ہی واضح ہو کہ یہہ رسالہ ہمارے مسیحی بھائی منشی مولوی حسن علی صاحب نے بمقابلہ مولوی عبد اللہ رسالہ مصقلۃ المسلمین تصنیف خود کا جواب الجواب تحریر فرمایا ہے ہم نے مصقلۃ المسلمین کا بھی معاینہ کیا درحقیقت دونوں رسالے لاجواب ہیں غرض اِس تالیف و تصنیف کی یہہ ہے کہ جسحال میں کہ محمدی بھائی قرآن کو باعتبار عبارت معجز و فصاحت گردانتے ہیں پس ضرور ہے کہ ایسی کتاب میں کوئی غلطی نہو

لیکن ہمارے مولوی صاحب نے صاف ثابت کر دیا کہ قرآن میں ازروئے صرف ونحو عربی کے صدہا غلطیاں موجود ہیں جنکا خدا سے ہونا محال ہی۔ اس کے جواب میں عبدالله صاحب نے اُن غلطیوں کو محمدی عربی صرف ونحو سے رفع کرنے کا ارادہ کیا۔ حالانکہ قدیم گرامر مروجہ قبل از محمد صاحب سے دکھلانا تھا کہ مولف قرآن نے ٹھیک ازروے صرف ونحو قرآنی عبارت تصنیف کی ہی۔ آخر میں ہم اپنے سرگرم فاضل اجل مولوی حسن علی صاحب کو مطلع کرتے ہیں کہ حضرت من اب ہندوستان سے زمانہ جاہلیت عرب نے بطفیل علوم مغربی رجعت قہقری فرمائی سرگرم غیر تمند مجتہدان مذہب اسلامی اب اِن بڑھیوں کی کہانیوں سے نفرت کرنے لگے دیکھو جناب مولوی سید احمد خاں صاحب ال ال ڈی۔ اسٹار آف انڈیا بانی مدرستہ العلوم علیگڈہ اور مولوی محمد حسین صاحب زنگونوی وغیرہ صاف صاف اقرار کرتے ہیں کہ قرآنی معجزہ فصاحت ہمارے نزدیک معجزہ نہیں بس جب مجتہدان محمدی خود قرآنی فصاحت سے کنارہ کش ہوتے جاتے ہیں تو ہمکو لازم نہیں کہ اب زیادہ تر لفظی فصاحت وبلاغت قرآنی کا پیچھا کریں بغرض کہ ہماری دونوں میٹھی کی مثل اب صادق آرہی ہی یعنی قرآن نہ ازروے معنی الہامی ہی نہ بروے الفاظ۔ تڑکی تمام شد۔ یہہ رسالہ پیٹسٹ مشن پریس کلکتہ سے ملسکتا ہی

آج ایک رسالہ مسمی رہنما مجاریہ انجمن حامی اسلام اجمیر ہمارے مطالعہ میں ہی اس رسالہ کی بغرض اشاعت یہہ ہی کہ مخالفین اسلام مثل آریہ وغیرہ کے جوابات ادا کئے جائیں۔ ہاں زمانہ حال میں جبکہ تمام اہل مذاہب خواہ ہندو خواہ آریہ کثرت سے رسالجات شایع کر رہے ہیں اگرچہ اہل اسلام بھی اُن سے پیچھے نہیں تو بھی رسالہ ہذا کا اجرا خاص شہر اجمیر سے نہایت موزون بلکہ انسب معلوم ہوتا ہی نہ بنظر کسی اور لحاظ سے بلکہ اس لئے بھی کہ آریوں کے موجد دیانند سرستی جی متوفی کا وہاں مزار بھی ہی اور ایک رسالہ ویدک دھرم پترکا آریوں نے بھی وہیں سے نکالنا شروع کیا ہی۔ اور آفتاب صداقت نے بھی ہندوستان کے اندھیرے گھٹ میں اپنی روشنی کی شعاعیں ہر طرف پھینکنا شروع کی ہیں جیسے کہ آفتاب کی اصلی روشنی جسے دھوپ کہتے ہیں اگرچہ سقف مکانوں میں نہیں پہنچتی تو بھی وہ عکس جو گھروں کے اندر پہنچتا ہی آفتاب ہی کے وسیلے سے ہی۔ اسی طرح انجیلی آفتاب صداقت کی اصلی روشنی نے بھی اگرچہ لاکھوں تاریک دلوں کو منور کرکے روح القدس کا خیمہ بنا دیا تو بھی غیر اقوام اُسی روشنی کے عکس سے اپنے تاریک دلوں کی خراب چیزوں کو ادھر اُدھر ٹال دینے پر مایل پائے جاتے ہیں ورنہ مسیحی مذہب کے آنے سے پیشتر ہندوستان میں نہ انجمن حامی اسلام تھی اور نہ آریا سماج نہ دھرم سبھا نہ رہنما نہ ویدک دھرم پترکا یہہ سب اُسی آفتاب صداقت کے طفیل سب کچھہ ہو رہا ہی خیر۔ افسوس کہ اس رسالہ کے ٹائٹل پیج پر ایک شعر درج ہی جو رہنما کو چہار طرف سے مثل ہالہ حلقہ کئے ہوئے ہی۔ اس سے سوائے کوسنے کے اور کچھہ فائدہ نہیں بلکہ مخالف مذہب اسلام پڑھتے ہی رسالہ کو پھینک دیگا وہ شعر یہہ ہی الہی شق ہو سینہ اُس شخص کا جو منکر ہو۔ جس کو یقین شق القمر کا۔ اس سے بہتر یہہ تھا کہ شق القمر کو اول ثابت کرتے بعدہ جو چاہتے سو فرماتے یوں تو ہر شخص اپنے رہنماؤں کے معجزوں کے نہ ماننے والوں کو کوس سکتا ہی۔ پھر بقیہ مضمون ترقی اسلام میں جُمل کبیر او جُمل صغیر و زبر و بینات وغیرہ متعلقہ حسم عسق سے محمد صاحب کی سکونت مدینہ اور زمانہ خلافت خلفاؤ وغیرہ بہت کچھہ تحریر فرمایا ہی۔ چونکہ علم حساب میں ہر مخالف وموافق اپنا مطلب ثابت کر سکتا ہی لہذا یہہ بھی کوئی دلیل احقاق حق و ابطال باطل کی نہیں ٹھہر سکتی۔ پھر ویدوں کے الہامی ہونے اور زمانہ تصنیف میں پنڈت دیانند کی غلطی ثابت کی ہی۔ اس سے ہمکو بھی اتفاق ہی اور پنڈت کھڑک سنگھ صاحب نے اس باب میں عمدہ بیان کیا ہی اُسی سے یہہ مضمون مقتبس ہی پھر ویدک دھرم پترکی مُنہہ زوری کی شکایت کرکے اُسکے اعتراضات کے جوابات لکھے ہیں اُس میں سب سے زیادہ گائے اور سوآر کے گوشت پر زور دیا گیا ہی اور آخر میں مان لیا ہی کہ صفحہ ۲۲ پر کہ آپ بار بار سوار کے گوشت کو سراہتے ہیں بہتر ہی کہ آپ سوار کھائے اور مسلمان اپنی طبیعت کے موافق لحم گاؤ کا استعمال کریں"

یہہ جواب مولوی صاحب کا نہ الزامی ہی نہ تحقیقی بلکہ ایسا ہی جیسا کہ ایک دفعہ محمد صاحب نے کفار مکہ سے فرمایا تھا کہ لکم دینکم لیکن ایسے جواب سے اطمینان نہیں ہو سکتا بہتر تھا کہ دونوں میں سے ایک کو اچھا ثابت کرتے یعنی گائے کے گوشت کو اور سوار کو خراب برا بتو بقول مولوی صاحب دونوں جایز۔ ہمارے خداوند مسیح نے اس نزاع کا عمدہ فیصلہ مرحمت فرمایا ہی دیکھو انجیل متی ۱۵- ۱۱- جو کچھہ منہہ میں جاتا پیٹ میں پڑتا ہی اور گڈھے میں پھینکا جاتا۔ بس وہ جو کھاتا ہی اُسے جو نہیں کھاتا حقیر نجانے اور جو نہیں کھاتا اُسپر جو کھاتا ہی عیب نہ لگاوے۔ رومیوں ۱۴: ۳ کیونکہ خدا کی بادشاہت کھانا پینا نہیں بلکہ راستی اور سلامتی اور روح القدس سے خوشوقتی ہی رومیوں ۱۴: ۱۷

آریہ لوگ ہمیشہ سے اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ہمارا لقب ہندو محمدیوں نے تعصب اور عداوت سے (جوکہ اُنکو اُنسے ہی) رکھا ہوا ہی اور لفظ ہندو کے معنی فارسی لغات میں کافر اور سیاہ اور چور وغیرہ کے لکھے ہوئے ہیں۔ اسپر محمدیوں نے (دیکھو اخبار اجمیر) اور مسیحیوں نے (دیکھو رسالہ مصنفہ پادری ہاول صاحب بشیر) ہندوؤں کو بخوبی سمجھا دیا کہ بھائی ہندو سندھو سے بنا ہی اور وہ ہندو وفارسی والا اور ہی اور دیانندیوں کا خیال اگر درست ہوتا تو خود ہندو بخوشی خاطر اپنے تئیں ہندو نہ کہتے اور مسلمانی سلطنت کو جانے دو اگرچہ اکبر جیسے غیر متعصب اس میں بھی ہندوؤں کے ہواخواہ ہو گذرے ہیں تو بھی حال کی گورنمنٹ جو منصف مزاج گورنمنٹ ضرب المثل ہو رہی کبھی ہندوؤں پر یہہ لقب رکھنا پسند نکرتی۔ لیکن اب ہم کیا دیکھہ رہے

ہیں کہ یہی دیانندی باوجود جاننے کے (جبکہ جو یہی معنی ہیں جان بوجھکر ہندوؤں کو ہندو لکھتے ہیں دیکھو دیانندی عام تحریریں خاصکر بھارت سدھار ۱۳ اگست میں بار بار ہندو ہندو لکھا ہے۔ ہندوؤں کو ان دیانندی تحریر پر ضرور نوٹس لینا چاہئے اور دیانندیوں کا یہہ عذر بیجا ہوگا کہ محمدی اور عیسائی بھی تو ہندوؤں کو ہندو کہتے ہیں اس کا جواب یہہ ہے کہ ہم لوگ یا محمدی اشخاص ہندوؤں کو باشندہ ہند کے مفہوم سے ہندو کہتے ہیں اور ہمارا اور محمدیوں کا اقرار تحریری موجود ہے کہ ہم ہندوؤں کو خراب معنوں میں ہندو ہرگز نہیں کہتے اور خروج دیانندی تک کسی کو بھی ان معنوں کا خیال تھا لیکن دیانندی ہندوؤں کو کافر اور سیاہ اور چور سمجھکر ہندو کہتے ہیں چنانچہ یہہ اقرار دیانندیوں کا بھی تحریری ہے دیکھیں ہمارے ہم عصر خیر خواہ کشمیر و پنڈت گو بی شنکر صاحبان و دیگر معززین ہنود کے دلوں پر ہماری اس تھوڑی تحریر کا کیا اثر ہوتا ہے۔

اخبار آریہ پتر کا مطبوعہ ۱۳ اگست ۱۸۸۹ء ایک مضمون بعنوان ” یعنی اسٹ آن کرسچینٹی“ میں یہہ دعوی کیا گیا ہے کہ انجیل مقدس میں جو نبوتیں درج ہیں اُن میں سے کئی ایک جھوٹی نکلیں پس نتیجہ یہہ ہے کہ یہہ کلام الہی نہیں ہے اسکے ثبوت میں لکھنوالے نے انجیل کے دس مقاموں کا حوالہ دیکر ظاہر کیا ہے کہ یہہ دسوں پیشنگوئیاں مسیح کی اور اسکے رسولوں کی پوری نہیں ہوئیں حالانکہ انہیں لکھے ہوئے قریباً ۱۸ سو برس سے زیادہ گذر چکے جن آیات کا معترض نے حوالہ دیا وہ یہہ ہیں (۱) ”تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے جبتک کہ ابن آدم نہ آئے“ متی ۱۰۔ ۲۳ (۲) ”ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آویگا تب ہر ایک کو اُسکے اعمال کے موافق بدلا دیگا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اُن میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعضے ہیں کہ جبتک ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتے دیکھ نہ لیں موت کا مزہ نہ چکھینگے“ متی ۱۶۔ ۲۷۔ و ۲۸ (۳) ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہہ سب کچھ ہو نہ لے اس زمانہ کے لوگ گذر نجائینگے“ متی ۲۴۔ ۳۴ اور ۱۳۔ ۳۰ (۴) ”جو کوئی اس زناکار اور خطاکار زمانہ میں مجھہ سے اور میری باتوں سے شرمائیگا ابن آدم بھی جب اپنے باپ کی حشمت سے پاک فرشتوں کے ساتھ آویگا اُس سے شرمائیگا اُس نے انہیں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اُن میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعضے ہیں کہ جب تک خدا کی بادشاہت قدرت سے آئے نہ دیکھیں موت کا مزہ نہ چکھینگے“ مرقس ۸۔ ۳۸ و ۹۔ ۱ (۵) ”میں تم سے سچ کہتا ہوں اس زمانہ کے لوگ گذر نجائینگے جب تک یہہ سب کچھ واقع نہو وے“ مرقس ۱۳۔ ۳۰ و ۱۹۔ ۳۷ (۶) ”کیونکہ جو مجھسے اور میری باتوں سے شرمائیگا ابن آدم بھی جب اپنے اور اپنے باپ کے پاک فرشتوں کے جلال کے ساتھ آئیگا اُس سے شرمائیگا پر میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بعضے اُن میں سے جو یہاں کھڑے ہیں نہ مرینگے جب تک کہ خدا کی بادشاہت نہ دیکھیں“ لوقا ۹۔ ۲۶ و ۲۷ (۷) ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک یہہ سب کچھ ہو نہ لیوے یہہ پشت ہرگز نہ گذریگی“ لوقا ۲۱۔ ۳۲ و ۳۶ (۸) ”ہم سب سوئینگے نہیں پر ہم سب بدل جائینگے ..... کہ نرسنگا تو پھونکا جائیگا اور مردے اُٹھکے غیر فانی ہوئینگے اور ہم بھی بدل جائینگے“ پہلا قرنتی ۱۵۔ ۵۱ و ۵۲ (۹) ”ہم سب خداوند یسوع مسیح کی راہ تکتے ہیں کہ وہ ہمارے خاکی بدن کو بدلکے اپنے جلالی جسم کی مانند بنائیگا“ فلپیوں ۳۔ ۲۰۔ ۲۱ (۱۰) ”وے جو ہم میں سے خداوند کے آنے تک زندہ اور باقی رہینگے ..... وے جو مسیح میں ہوکے مرے ہیں پہلے جی اُٹھینگے بعد اُسکے ہم میں سے جو جیتے رہینگے اُن سمیت بدلیوں پر ناگاہ اُٹھہ جائنگے“ پہلا تسلونیقی ۴۔ ۱۵۔ ۱۷

اگر ان آیات کو بنظر انصاف پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ اِن میں دو قسم کی نبوتیں درج ہیں۔ اوّل پہلے سے ۴ ویں نمبر تک۔ اِن میں وقت کی میعاد دی گئی ہے مثلاً ”تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے جبتک کہ ابن آدم نہ آئے“ ”وہ جب تک یہہ سب ہو نہ لے اس زمانہ کے لوگ گذر نجائنگے“ وغیرہ دوم ۸ نمبر سے ۱۰ نمبر تک کی پیشنگوئیوں میں کوئی میعاد نہیں ہے صرف یہی کہا گیا کہ مسیح آویگا اور اپنے بندوں کو کیا وے جو مرے اور کیا وے جو جیتے ہیں اپنے پاس اُٹھا لیگا اسپر معترض کہتا ہے کہ یوں یہہ وعدہ بار بار کیا گیا ہے اور پہلے زمانہ کے مسیحیوں نے اسے یقین کیا پر حالانکہ کئی صدی گذر گئیں مگر ہنوز نہ تو نرسنگا پھونکا گیا اور نہ ابن آدم آیا الخ۔ یہہ کہنا سچ ہے لیکن جو نتیجہ وہ اُس سے نکالتے ہیں وہ محض غلط ہے۔ جس حال کہ وہ کلام الہی سے بخوبی واقف معلوم ہوتے ہیں اُمید ہے کہ اُن کو پطرس رسول کی وہ نبوت بھی یاد ہوگی جو کہ پوری ہوئی ہے کہ آخری دنوں میں ہنسی ٹھٹھے کرنیوالے آوینگے جو اپنی بُری خواہشوں کے موافق چلینگے اور کہینگے کہ اُسکے (یعنی مسیح کے) آنیکا وعدہ کہاں ہے کیونکہ جب سے باپ دادے سوگئے سب کچھ جیسا خلقت کے شروع میں تھا اب تک ویسا ہی ہے اے عزیزو یہہ بات تم پر چھپی نرہے کہ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہیں خداوند اپنے وعدوں کی بابت سُستی نہیں کرتا جیسا بعضے سُستی سمجھتے ہیں بر اپنے ہماری بابت صبر کر کے کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ سب توبہ کریں ۲ پطرس ۳۔ ۳ و ۴ و ۸ و ۹۔ جب مسیح کی پہلی آمد کی خبر خدا نے دی تھی چار ہزار برس گذر نیکے بعد وہ وعدہ پورا ہوا۔ پس اِسی طرح اگرچہ دو ہزار برس کے قریب گذر چکے ہیں پر کوئی منصف مزاج شخص ہرگز یہہ نتیجہ نہیں نکالیگا کہ خداوند کا وعدہ اس سے جھوٹا ثابت ہوا۔ سچ ہے کہ پہلی صدی کے اہل عیسائی اُس کا انتظار

کرنے سے - اور جیسا کہ وے کرتے تھے ویسا ہی انیسویں صدی کے عیسائی بھی اُنکے وعدہ کو راست اور برحق جانکر بڑی آرزو سے اُس کی راہ تکتے ہیں "آسمان اور زمین ٹل جاوینگے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی" متی ۲۴ - ۳۵ - ان آیات کی بابت ہم اتنا ہی جواب دینا کافی سمجھتے ہیں - لیکن اب پہلے سے ساتویں نمبر کی نبوتوں کی طرف رجوع کر کے انکو دیکھنا چاہیے - ان میں وقت کی میاد لکھی گئی - پر معترض صاحب فرماتے ہیں کہ گو وہ میاد گذر گئی تو بھی وہ باتیں جنکی پیشنگوئی ہوئی ہے ابھی تک وقوع میں نہیں آئیں - اگر انکو غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ درحقیقت صرف تین ہی نبوتیں ان آیات میں پائی جاتی ہیں چنانچہ پہلی کا حوالہ نمبر (۱) میں دیا گیا ہے - دوسری کا نمبر (۲) (۴) و (۶) میں جو کہ تین منفرق نبوتیں نہیں پر وہی ایک نبوت جو تینوں مختلف اناجیل میں مرقوم ہے - تیسری نمبر (۳) (۵) و (۷) میں پائی جاتی ہے - کہ یہہ تینوں بھی اصل میں ایک ہی ہیں - پس ظاہر ہو کہ ان دسوں میں سے فقط تین ہی جواب طلب ہیں - نہ معلوم کہ معترض صاحب نے انکو کیوں ناحق اسقدر بڑھا دیا شاید اُن کا یہہ خیال ہوگا کہ ناظرین ان کو بغیر سوچے پڑھکر انجیل کو پُر از اغلاط سمجھیں نمبر (۱) یعنی متی ۱۰ - ۲۳ کی تشریح نورافشاں نمبر ۳۳ و نمبر ۳۵ میں ہرپرشاد صاحب کے سوال کے جواب میں کی گئی ہے معترض صاحب پرچہ جات مذکور کو ملاحظہ کر کے اُس کے بارہ میں اپنا اطمینان کر لیں باقی نمبر (۲) و (۳) یعنی متی ۱۶ - ۲۸ و ۲۴ اور ۲۴ - ۳۴ کی تفصیل آیندہ پرچوں میں بیان کی جائیگی فقط باقی آیندہ

آریہ گزٹ فیروزپور پنجاب نے بھی انہیں آیات پر کچھ حملہ کیا ہے اُس کا جواب صیغہ مراسلات میں ناظرین ملاحظہ فرماویں ہر دو اخبارات کا مطلب ایک ہی ہے

مراسلات

چرخ کو کب یہہ سلیقہ ہے ستمگاری میں
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

(آگاہی در آگاہی)

آریہ گزٹ فیروزپور پنجاب مطبوعہ ۲۴ اگست ۱۸۹۱ء صفحہ ۵ صیغہ مراسلات میں ایک مضمون بعنوان "انجیل کی پیشنگوئیاں" کا شایع کیا گیا ہے - جسکے دیکھنے سے ہمکو بسبب کئی ایک وجوہات کے افسوس ہوا اول تو اس لئے کہ راقم مضمون نے اپنی عقلمندی پر فخر کر کے آپکو ایک آگاہی دینے والا قرار دیا جبحال کہ پیشنگوئیوں کے دایرے اور آگاہی کے مرکز سے آگاہ نہ تھے - بہتر تھا کہ ان پیشنگوئیوں کے دئے جانے کے موقعوں اور اُنہیں سے ایک ایک کے پورے ہونیکے زمانے اور وقت سے جہاں تک خدا نے بہتر جانکر اپنے کلام مقدس میں انسان کی معلومات کے لئے ظاہر کیا آگاہ ہوتے - اور اگر پھر بھی کوئی نقطہ باقی رہتا تو بطور متلاشی دین حق سایل بنکر دریافت کرتے - دوم اسلئے بھی کہ یہہ اعتراض جو مراسلات میں راقم نے پیش کئے کوئی اُنکے ایجاد سے معلوم نہیں پڑتے کیونکہ یہہ اُسی سوال کے متعلق ہیں جو بابو ہرپرشاد صاحب نے نورافشاں پرچہ ۲۸ میں شایع کرایا اور جسکا جواب نورافشاں نمبر ۳۳ اور ۳۵ میں شایع ہو چکا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ معترض نے اُن جوابات کی طرف صدق دل سے رجوع نہیں کی بلکہ اخلاقی خوبی اور علوم کی بہبودی کے خیال سے گذر کر انسانی ایجاد و بہرم کے خصایل کو زیادہ رونق بخشی - سوم پھر خاصکر اس لئے کہ زمانۂ حال کی شایستگی اور آفتاب صداقت کے حقیقی علم کی روشنی کو جو بذریعہ انجیل اس اندھیرے ہندوستان کے آخری زمانہ میں چمکی اُنہوں نے بالائے طاق رکھا - نیز کلمات پاکیزہ اور مودبانہ سے جو خدا کے مخلوق کا اور انسانیت کا خاصہ ہے پرہیز کیا - کیونکہ ہماری گفتگو میں ہاں کی ہاں اور نہیں کی نہیں ہو اور جو اس سے زیادہ ہے سو بُرائی سے ہوتا ہے متی ۵ : ۳۷ - ہم اُمید رکھتے ہیں اور نہ صرف اُمید بلکہ تہذیب کے لحاظ سے مناسب ہے کہ راقم اپنے آخری ۱/۲ کالم کو واپس لیویں کیونکہ ہر ایک معاملے پر خصوصاً مذہبی امور میں ضرور ہے کہ دل کی نرمی اور برادرانہ اُلفت سے عقل کی خوبی ظاہر کی جائے اور نہ کہ مُنہہ زوری سے

اب ہم انجیل کی اُن آیات کے انتخاب کی طرف جو معترض نے کئے رجوع کرتے ہیں تاکہ صاف ظاہر ہو جائے کہ خداوند مسیح کا فرمودہ اختیار کے ساتھ ان پیشنگوئیوں کے اپنے اپنے وقت پر پورے ہونے سے انجیل کی صداقت اور خداوند مسیح کی الوہیت اور اُسکے ایماندار بندوں کی اُمید کا معجزانہ گواہ ہے

یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے کے انجیل میں خاصکر ذیل کے تین اظہار ہیں - اور یہہ سب آپس میں علاقہ رکھتے ہیں اور اکثر ایک دوسرے کے ساتھ انکا ذکر آیا ہے - (۱) مسیح کا روحانی طور سے اپنی بادشاہت میں آنا یعنے جب کسی جگہ یا ملک میں مسیح کی بادشاہت رایج ہوتی نذور کے ساتھ کلیسیا قایم ہوئی - بہتایت سے اُس میں شریک شامل ہوئے - اور روح القدس سوکھے دلوں کو اپنی برکت کے پانی سے سرسبز کرتی - اور وے مسیح پر ایمان لاتے تب یہہ کلام میں مسیح کا آنا کہلاتا ہے - چنانچہ پینتکوست کے دن روح القدس کا نازل ہونا رسولوں کی حین حیات میں مسیح کے عروج کے دس دن بعد اور قوم یہود کے روبرو شہر یروشلم میں وقوع میں آیا - جبکہ ہزاروں کے دلوں میں جو

دنیا کے متفرق مقاموں سے عید میں آئے ہوئے تھے انجیل کا بیج بویا گیا اور وہ معلومہ دنیا کے بہت سے ملکوں میں مسیح کی بادشاہت یعنے کلیسیا کی بنیاد کے پڑنے کا ایک محکم ذریعہ ٹھہرا۔ پس پہلے مقام میں بھی مسیح کا آنا کہلاتا ہے۔ یوحنا ۱۴: ۱۶-۱۸ بمقابلہ رسولوں کے اعمال ۲: ۱-۱۳

(۲) یہودی قوم اور ہیکل کی بربادی کے وقت مسیح کا رومی قوم کو یروشلم کے خلاف انتقام کے لئے لانا۔ جبحال کہ وہ انکی جانوں پر خدائے مالک ہو کر اختیار رکھتا اور بدوں کو سزا اور نیکوں کو جزا دیتا کیونکہ انہوں نے جو اسکی خاص اُمت تھے اُسے قبول نہ کیا اور رسولوں میں سے نیز اُس قوم کے لوگوں میں سے بھی بہت مسیح کے فرمان کے مطابق اُسوقت تک زندہ تھے۔ یہہ واقعہ مسیح کے عروج کے ۴۰ برس بعد وقوع میں آیا متی ۱۰: ۲۳ سے ۲۴ و ۳۴ ۲۴: ۱۵-۳۰ (۳) روز حشر کو مسیح کا آنا اُس کا آخری آنا کہلاتا ہے جس وقت اُسکی بادشاہت (کلیسیا) کامل ہو چکی گی اور وہ مقرب فرشتوں کے ہمراہ دنیا کی عدالت کرنے کے لئے آویگا تب ہر ایک آنکھ اُسے دیکھیگی۔ وہ بھی جنہوں نے اُسے چھیدا اور جنہوں نے اُسپر قہقہہ مار کر ٹھٹھے کئے ہیں متی ۲۴: ۳۰-۳۱ و مرقس ۱۳: ۲۶ و مکاشفات ۱: ۷

پس مسیح کی آمد کے مذکورہ بالا تینوں اظہار کے مطابق آپکے انتخابی حوالے انجیل سے ذیل کی ترتیب رکھتے ہیں (۱) متی ۱۶: ۲۸ و لوقا ۹: ۲۷

(۲) مرقس ۱۳: ۳۰ و متی ۱۰: ۲۳ و لوقا ۲۱: ۳۲

(۳) متی ۱۶: ۲۷ و لوقا ۹: ۲۶ و اقرنتھی ۱۵: ۵۱

۵۲ - فلپی ۳: ۲۰ - ۲۱ و اتسلونیقی ۴: ۱۵ - ۱۷ (۳) متی ۲۴ باب کل

آخر میں اتنا کہنا کافی ہے کہ اگر کوئی ان کل حوالوں کو مسیح کی ایک ہی آمد کی طرف جو آخری ہے اور جو ابھی تک وقوع میں نہیں آئی لگا دے تو بھی اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ جہاں جہاں مذکورہ بالا حوالوں میں الفاظ تم یا ہم جو مسیح کے شاگردوں اور قوم یا پشت جو قوم یہود کی طرف اشارہ کرتے ہیں نہ صرف مسیح کے ہم عصر شاگردوں یا اُس زمانہ کے مسیحوں اور یہودیوں کی طرف ہی اُنکا اشارہ ہے بلکہ کل عیسائیوں اور کل قوم یہود کی طرف بھی جو اُس وقت سے مسیح کی آمد تک ہونگے یعنے تم یا ہم عیسائیوں میں سے جو مسیح کے پیرو اور جان ہو اور اس قوم یا پشت یہود میں سے میری آمد (مسیح کی) کے وقت جو جلال کے ساتھ ہوگی لوگ قایم رہینگے جب تک کہ یہہ سب کچھ گذر نہ لے۔ چنانچہ مسیحی اور قوم یہود اب تک قایم ہیں اور رہینگے تا وقتیکہ مسیح آ نہ لے ۔

راقم پادری دہرم داس۔ پاسٹر پریسبٹیرین کلیسیا لودیانہ

مختلف واقعات

ولایت میں ایک مصور نے طوفان برفباری کا نقشہ تیار کیا۔ تصویر میں سمان باندھ دیا اس کو کہتے ہیں کہ تیار ہو جانیکے بعد جب انہوں نے خوب نظر جما کر نقشہ دیکھا تو سردی کی شدت سے اُن کے بدن پر لرزہ چڑھ آیا۔ پیسہ

ولایت میں ایک بیرسٹر صاحب کسی مقدمہ میں وکیل ہو کر دو دن اور ایک رات برابر مقدمہ کے حالات پر غور کرتے رہے اور اُس عرصہ تک مقدمہ میں ایسے محو و مستغرق ہوئے کہ بعد ازاں اُنہیں یہہ بھی یاد نہ رہا کہ ہم وکیل کس فریق کیطرف سے ہیں۔ ”

ایچ ایچ ہار کورٹ نامے ایک موجد نے ایک برقی کل ایجاد کی ہے جو پنکھے کی گرری پر لگائی جائگی اگر اتفاقاً کسی وقت پنکھہ قلی سو جائیگا تو یہہ کل گھنٹے کو بجانا شروع کریگی جسکے شور سے قلی جاگ اُٹھیگا۔ ”

ہردوار میں ایک برہمن دیوتا نے جنکی عمر ۴۰ سال کی تھی ایک ہندو لڑکی گیارہ سالہ سے زنا کیا لڑکی تو خاموش رہی لیکن راز فاش ہوئے پر عدالت نے مجرم کو بنظر عبرت پانچ سال قید سخت کی سزا دی کیونکہ یہہ زانی برہمن بوجہ پوجا پاٹ کے نہایت زہد و تقوے رکھتا تھا۔ سراج

اسوقت ہندوستان کے مشہور چور کی نسبت یہہ شک پیدا ہوا کہ شاید یہہ اصلی تانتیا نہیں ہے کیونکہ اس کا قد اُس سے پہلے جب کھانڈوہ کے شفاخانہ میں پیمائش کیا گیا تھا تو اُسوقت کی نسبت ۴ انچ تفاوت ہے۔ کوہ نور

مراداباد میں ایک عطار دوا فروش نے بجائے گل گہڑل کے ایک چھٹانک گندہ بہروزہ مریض کے حوالہ کر دیا مریض نے لاکر اُسے پانی میں بھگو دیا جب خاندہ کو ملنے لگا تو تمام گندہ بہروزہ ہاتھوں کو چمٹ گیا۔ مریض نے ہرچند کوشش کی مگر گندہ بہروزہ نہ چھوٹا۔ آخر حکیم صاحب نے خبر پاکر عطار کو بلاکر بہت ملامت کی۔ **نور افشاں** ایسے ہی عطار مصری کی جگہ سنکھیا دیدیں تو تعجب نہیں ۔ آفتاب

کلکتہ میں ایک بابو سیاجیرن مکرجی نامے نے ڈیلیو پی ایبل پارسلوں کو اپنی کمائی اور فریب دہی کا ذریعہ بنایا۔ آپ نے کچھ قطب نما پنسل تیز کرنے کا آلہ سستی قیمت کے بیکار ازیں قبیل اشیا پارسلوں میں بند کرکے مفصلات میں امیروں کے پاس بھیجنا شروع کیں تین روپیہ اور پانچ روپیہ قیمت رکھی اور پارسلوں پر یہہ نام لکھے کہ کیمیائی گھڑیاں نصف قیمت پر۔ آخر ایک انسپکٹر پولیس نے بھی آپ سے دھوکا کھا کر دغا میں نالش کرکے بابو صاحب کو ۳ برس کی قید کرادی ”

کلکتہ میں ایک نوکر اپنے آقا کے ڈیڑھ سالہ

بچہ کو جو زیور سے لدا ہوا تھا قصاب کی دوکان پر چھوڑ کر ذرا کام کو گیا تھا قصاب بے ایمان نے بچہ کو ذبح کر کے اُس کا گوشت بکری کے گوشت میں ملا کر فروخت کیا اور سب زیور اُتار لیا۔ آخر قاتل بہ ید گرفتار ہوا یقین ہے کہ یہہ قصاب ظالم اپنے کئے کی اچھی سزا پائیگا۔ نور افشاں افسوس بچوں کو زیور پہنانیوالوں کی عقل پر۔

کوہ نور اور اخبار عام کی صُلح

۵ ستمبر ۱۸۸۹ء کی کوہ نور سے معلوم ہوا کہ پنڈت گوپی ناتھ اڈیٹر اخبار عام نے اپنا دعویٰ ہتک عزت واپس لے لیا اور مالک اور اڈیٹر کوہ نور سے صلح کر لی بلغاد کوہ نور مضمون متنازعہ کی بابت آیندہ پرچہ میں تردید چھاپ دیگا۔ ہم اس صلح نامہ سے بہت خوش ہو کر دو صاحبان کو مبارکباد و دیگر آیندہ کے واسطے بھی یہہ نیک صلاح دیتے ہیں کہ اخبارات میں جو پبلک کا مال کہے جاتے ہیں ذاتی جھگڑے رگڑے نہ درج فرمایا کریں یہی صلاح تمام اخبارات کیواسطے ہے خواہ وہ اُردو ہیوں خواہ ہندی خواہ انگریزی سب کا فرض ہے کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی اُس مبارک بادی کو جو اُس نے پہاڑی وعظ میں دی ہے اپنے اپنے واسطے مخصوص باور کرنے کا عزم بالجزم کریں دیکھو متی ۵: ۹ ویں آیت کو مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہیں کیونکہ وے خدا کے فرزند کہلاوینگے فقط

خبریں

کونسل رامپور نے اہل خاندان کے مقدمات نہایت عمدگی سے طے کر دئے۔ ،، تاج چین میں بہت لوگ عیسائی ہو چکے ہیں۔ ،، باوجودیکہ چینی عیسوی مذہب سے حد درجہ عداوت رکھتے ہیں۔ ،، صوبہ بنگال کے دیہات سے امتناع شراب کی دوکانوں کا اُٹھانا منظور ہوا۔ ،، ملازمان سول کو آیندہ بجائے ۳۵ کے ۳۰ سال کے بعد پنشن ملیگی۔ ،، پونا میں ایک ہندو کو بلا منظوری لاٹری ڈالنے پر دو سو روپیہ جرمانہ ہوا۔ ،، ریاست ہائے پنجاب میں سرحدی حفاظت کے لئے ۱۳ ہزار کے قریب فوج تیار ہے۔ ،، ریاست بڑودہ میں نفاذ ایکٹ اسٹامپ کا منظور ہو گیا۔ ،، نمائشگاہ پیرس میں کھلنے سے آج تک ایک کروڑ آدمیوں نے سیر کی۔ ،، ٹیرکی کو اتحاد انگلنڈ میں ملانیکی کوشش کیجاتی ہے۔ ،، کلکتہ میں ایک نوجوان شرابی نے بوجہ تنگدستی کے خودکشی کی۔ ،، ۳۱ جولائی کو گورنمنٹ کے خزانوں میں ۱۴ کروڑ ۹۹ لاکھ ۶۲ ہزار روپیہ موجود تھا۔ ،، بھاگلپور ور ہتک و کلانور سے قربانی عید پر فساد کی خبریں آئیں۔ ،، شملہ میں حضور ویسرائے کے محل کو آگ لگی مگر بچ گیا۔ ،، سہارنپور چرچ آف انگلنڈ گرجا کا اسباب چوروں نے لوٹا۔ ،، لکھنؤ میں ہندی ادویہ کا اسکول کھولنے کی تجویز ہے۔ ،، پرنس البرٹ وکٹر ۴ ماہ تک ہندوستان میں رہینگے۔ ،، شاہ ایران سالسبرگ علاقہ برلن میں وارد ہوئے ،، اہل تبت نے گورنمنٹ کی شرائط کو نمانا۔ ،، ملک اوڑیسہ میں بندش قحط کے لئے ۴۴ لاکھ صرف سے نہر اعظم بنے گی۔ ،، اضلاع اعظم گڈہ میں طوفان سیلاب گھاگھرا سے بڑی بربادی ہوئی۔ ،، اڈیٹر جرمن نے جورو بچوں کو مار کر خودکشی کی۔ ،، ولایت میں ایک مصنوعی ریشم بنایا گیا۔ ،،

بپتسمہ کی خبریں

بمقام فریدپور بدست پادری فضل اللہ صاحب ۴ آدمیوں کو بپتسمہ ہوا۔ کوکب محمدی ضلع کھیری میں بدست پادری سی۔ ہین کوک صاحب ۸ شخص کو بپتسمہ ہوا۔ ،، بارہ بنکی میں بدست پادری ایس پال صاحب دو کالیست باپ بیٹوں نے بپتسمہ پایا۔ ،، ضلع امرتسر میں ایک برہمن نے بپتسمہ پایا۔ مخزن

تار کی خبریں

بمبئی ۔ ۲ ستمبر ۔ کرنل ووڈہوس کی کالم وادی حلفہ کو واپس آگئی۔ ماتوکا پر قبضہ کر لیا گیا۔ عبد العزیز جس نے بہت سے حلے کئے تھے گرفتار کیا گیا اور بندوق سے مارا گیا جنرل گرینفل قاہرہ کو واپس آگئے ہیں۔ قاہرہ سے اطلاع ملی ہے کہ وادی النجومی جو مارا گیا تھا وہ اُس لڑائی میں جسمیں ہکس پاشا کی فوج غارت کیگئی تھی اُس کا کمان افسر تھا اور اُسی نے خرطوم پر بھی قبضہ کیا تھا

لنڈن ۔ ۴ ستمبر ۔ سُنا گیا ہے کہ جنرل بولنجر انتخاب کے پیشتر پیرس میں حاضر ہو کر اُن الزمات کی جو اُن پر لگائے گئے جوابدہی کرینگے۔

بمبئی ۔ یکم ستمبر ۔ یہہ اب سرکاری طور پر خبر شایع ہو رہی ہے کہ شہنشاہ روس قیصر جرمنی کی ملاقات کرینگے۔ اور پاٹسڈم مقام پر کوپن ہیگن سے واپس ہوتے ہوئے پہنچینگے۔

لنڈن ۔ یکم ستمبر ۔ مینی لیک ابی سینیا کا شہنشاہ قرار دیا گیا ہے اور اخیر ستمبر میں تخت نشین ہونگے۔

سینٹ پیٹرزبرگ ۔ ۳ ستمبر ۔ پوڈولیا کے ضلع میں وہ سپیشل ٹرین جس میں شاہ سفر کر رہی تھی ریل سے اتر گئی۔ مگر کچھ نقصان نہوا۔ اس کے بعد شاہ کواسابتھ گراڈ کو لیگئے۔

سینٹ پیٹرزبرگ ۔ چند مطابع فرقہ نہلسٹ کے دریافت کئے گئے۔ اس میں زیادہ خارکان میں تھے۔

لنڈن ۔ ۲ ستمبر ۔ مسٹر گلیڈاسٹون پیرس برائے سیاحت تشریف لیگئے

شملہ ۔ ۳ ستمبر ۔ سر مارٹیمر ڈیورنڈ بھی ویسرائے کے ہمراہ دورہ میں کوئٹہ کو جاینگے۔ اسوقت تک پچیس سالہ ملازمت کا ابھی تک کچھ فیصلہ نہیں ہوا۔

کارسپانڈنس

مجھے میری زندگی کے دن گننے سکھا تاکہ میں دانا دل حاصل کروں

پیارے اڈیٹر نور افشاں سلامت

میں آپکو ایک بڑے غمناک واقعہ کی خبر دیتا ہوں کہ ۱۰۔ اگست ۱۸۹۶ء کو جو سبت کا دن تھا مسز صاحب دیال جو امرتسر کی کلیسیا کے پاسٹر ہیں مسیح میں سو گئیں ۲ بیٹے اور دو بیٹیاں جو بغیر بڑی بیٹی لیلاوتی کے سب چھوٹے چھوٹے ہیں چھوڑ گئیں۔ میں مختصر احوال دیوان صاحب دیال کی اہلیہ کا آپکو لکھتا ہوں

اُنکا ہندوانہ نام شب دئی ہے فروری ۱۸۵۶ء کو پیدا ہوئی اُنکی ذات چوپڑی ہے ۲ برس ہوئی کہ اُن کی شادی دیوان صاحب دیال سے ہوئی۔ شادی کے تھوڑے روز بعد دیوان صاحب دیال بپتسمہ پانا چاہتے تھے لیکن فرشتہ خصلت مسٹر عبداللہ آتھم نے دیوان صاحب کو صلاح دی کہ تم شب دئی کو پوری طور پر سمجھا لو یا تو وہ سمجھ کے تمکو چھوڑ دے یا خوشی سے تمہارے ساتھ چلی آوے اس باعث ۲ برس دیوان صاحب نے بپتسمہ پانا ملتوی کر دیا جب شب دئی کچھ سیانی ہو گئی تو دیوان صاحب نے کہا کہ میں تو عیسائی ہونا چاہتا ہوں آپ کی مرضی ہو تو میرے ساتھ چلئے سب رشتہ دار اور گھر اور آرام چھوڑنا ہوگا۔ اور اگر مرضی ہو تو گھر میں رہو جو زیور وغیرہ ہو سب آپکو دونگا میں صرف اکیلا جا کر عیسائی ہو جاؤنگا شب دئی نے جواب دیا کہ میں اور تو کچھ زیادہ جانتی نہیں صرف اتنا کہ جہاں آپ جاتے ہو میں بھی جاؤنگی جو آپ ہوتے ہو وہ میں بھی ہونگی اگر ساہوری اور پیکی ہمارے ساتھ نہیں تو نہیں میں آپکے ساتھ رہونگی۔ چونکہ شادی جلدی ہوئی تھی ۳ مہینہ تک اپنے کپڑے اور زیور اور کھلونے باندھکر دیوان صاحب کے ساتھ فتح گڑھ سے سیالکوٹ چلی گئی اور ۲۰ اکتوبر ۱۸۷۱ء کو لارڈ بشپ ملمین صاحب کلکتہ بشپ کے ہاتھ سے اپنی شادی کے زیورات اور پارچات پہنکر بپتسمہ پایا۔ تخمیناً ۲۵ برس تک بعد بپتسمہ کے خاوند کی کمال تابعداری اور خانہ داری اور بچونکی پرورش میں مسیحی مزاج کے ساتھ آسمانی سفر کرتی رہیں اسیلئے اُنکا نام شب دئی روتھ رکھا گیا تھا اب ۱۰۔ اگست کو دل کی بیماری کی بسبب خوشی کے ساتھ مسیح میں سو گئی اس بی بی کی موت مسیح کے سارے وعدوں کو یاد دلاتی ہے خوشی اور خورمی میں بغیر رنج و عذاب کے گویا خدا نے ایک بڑے پُر فضا باغ میں ۳۳ برس تک سیر کرایا اور سب خوشیاں اُس میں مہیا تھیں ایسی دنیا کے باغ میں سیر کرکے سب کچھ بھولا بھلا لبہ لبہ کرتا چھوڑ کے جس خوشی کے ساتھ اندر گئی تھی ایسے ہی باہر چلی آئی یعنی سب بیٹے بیٹیاں خوش و خورم خاوند موجود گھر بار یہہ ظاہری خوشیاں دل میں مصلوب نجات دہندہ سلامتی کا چشمہ۔ ۱۰ بجے رات کو ہوش میں فانی خوشی سے آنکھ بندکی ابدی خوشی میں جا کھولی اور زبان حال سے یہہ فرمایا

آئے تھے ہم مثل شبنم سیر گلشن کر چلے
دیکھ لے اے باغباں اپنا چمن ہم گھر چلے

تھوڑی سی تنخواہ میں اُنکے گھر بڑی آسودگی نظر آتی تھی اسکا سبب یہہ تھا کہ یہہ بی بی اپنے ہاتھ سے روٹی پکاتی بہت سادہ کپڑا پہنتی پیتل کانسی کے برتن استعمال کرتی گھر میں جھاڑ پونچھ اپنے ہاتھ سے کرتی ہمیشہ صبح ۲ بجے اُٹھتی پہلے غسل کرتی اور بچوں کے لئے خوراک تیار کرتی سورج سے پیشتر سب بچوں کو تیار کرکے چاء اور روٹی دیدیتی اسلیئے تمام سال اُنکے بچوں کو لیٹ سکول میں نہوتی۔ خدا نے اُنکے گھر میں ہر روز روز عید و ہر شب شب برات دی تھی پادری صاحب دیال کے بہت دوستوں کی بہت چٹھیاں محبت اور تسلّی سے بھری ہوئیں اُنکو پہنچ گئیں چونکہ اُنکے دل پر سخت صدمہ ہے اگر کسی کو جواب نہ دیں تو اُنکو اُنکے دوست معاف رکھیں

راقم آپکا دوست امرتسری

اشتہار

بیرنگ ہائی اسکول بٹالہ پنجاب

یہہ بورڈنگ اسکول جو کہ عیسائی لڑکوں کی تعلیم کے واسطے ۱۸۷۸ء میں متعلق چرچ مشن سوسائٹی کے قایم کیا گیا تھا دسویں اکتوبر کو بعد تعطیلات موسم گرما پھر کھلیگا اسمیں مفصلہ ذیل اُستاد کام کرتے ہیں +

پادری کارفیلڈ صاحب ایم۔ اے۔ پرنسپل

بابو ای۔ سی۔ سنگھا۔ ہیڈ ماسٹر

ایک اُستاد ڈگری یافتہ کلکتہ یونیورسٹی

تین اسسٹنٹ ماسٹر جنہوں نے کسی نہ کسی یونیورسٹی کا امتحان داخلہ پاس کیا ہوا ہے اور

چار جونیر اسسٹنٹ ماسٹر جن میں سے تین سارٹیفکٹ یافتہ ہیں

اس مدرسہ میں لڑکوں کو امتحان داخلہ انٹرنس کے واسطے تیار کرایا جاتا ہے اور خاص توجہ مذہبی تعلیم کی طرف دیجاتی ہے۔

چھوٹے لڑکے ایک ماسٹرن کے زیر حفاظت رہتے ہیں

لڑکوں کو پوری پوری اخلاقی علمی اور ورزشی تعلیم دینے کی اشد کوشش کیجاتی ہے

پراسپکٹس اور نمونہ درخواست کے واسطے پرنسپل صاحب کی خدمت میں درخواست بھیجنی چاہیے

اشتہار

۱۴ ستمبر ۱۸۸۹ء ۔ ۱۷ اکتوبر ۱۸۸۹ء تک

ہوشیارپور مشن کی لڑکیوں کا مہتمم خانہ بورڈنگ سکول تعطیل کے بعد یکم اکتوبر ۱۸۸۹ء کو پھر کھلیگا جو کوئی اس مدرسہ میں لڑکیوں کو داخل کرنا چاہتے ہیں وہ مہتمم صاحبہ سے درخواست کریں جن سے داخلہ اور فیس کی شرح اور پڑھائی وغیرہ کا حال پورے طور پر معلوم ہوجاویگا

مسس ایم چیٹرجی
مہتمم
ہوشیارپور ۴ ستمبر ۱۸۸۹ء

چوتھی دفعہ اشتہار

واضح ہو کہ چرچ مشنری سوسیٹی کیجانب سے کئی ایک وظیفے اس غرض سے مقرر کئے گئے ہیں کہ ان مسیحی طالب علموں کو دیے جاویں جو حالہ سینٹ جان لاہور میں سکونت پذیر ہو کر میڈیکل کالج سنٹرل ٹرینگ کالج یا نورمل سکول کی طالب علمی اختیار کرینگے ذیل کے پتہ پر یا پادری ٹی۔ ای کورڈیل صاحب مقیم لاہور سے خط وکتابت کرنے سے مفصل کیفیت معلوم ہو سکتی ہے +

المشتہر
پادری الیف۔ اے۔ پی شرف لاہور

ضرورت

ہمکو ایسے خوشنویسوں کی جو سرکاری درسی کتابوں کیطرز کی لکھائی لکھ سکتے ہوں اور عربی طرز بھی جانتے ہوں ضرورت ہے۔ چاہیے کہ درخواست کنندگان اپنی لکھائی کے نمونے کاپی کی سیاہی سے لکھکر ذیل کے پتہ پر جلد بھیجدیویں۔ تنخواہ حسب عمدگی خط وکارگذاری دیجاویگی

المشتہر مہتمم مشن پریس لودیانہ

لودیانہ

چوکیدار ملازم دریاے بڈہا کی زبردستی

جناب ایڈیٹر نور افشاں صاحب۔ تسلیم

میں ایک روز قبل از تیوہار جنم اشٹمی اہل ہنود صاحبان برائے تفریح طبع دریا پر گیا جب میرا گذر دروازہ گئو گھاٹ سے واقعہ ہوا اول میں نے اُس زینہ پر جاکر جو مسلمانوں کے واسطے تجویز ہوا ہے غسل کیا بعد فراغت غسل کے میرا ارادہ تفریحاً اُس طرف جانے کو ہوا جسطرف ہنود صاحبان کے اشنان کے واسطے زینہ بنا ہوا ہے۔ جب میں نے اُس طرف کے جانے کا رُخ کیا۔ تو چوکیدار نے آکر اُس طرف جانے سے روک دیا اور بڑے زور سے کہا کہ مسلمانوں کو اسطرف جانے کی ممانعت ہے۔ میں نے ممانعت کا سبب پوچھا اور ساتھ ہی یہہ بھی کہا کہ میں اس طرف تفریحاً جاتا ہوں کیونکہ میں غسل اپنے گھاٹ پر کر آیا ہوں تب پھر چوکیدار مذکور نے یہہ جواب دیا کہ نہیں مسلمانوں کو بروقت اشنان ہنود صاحبان تفریحاً جانیکی بھی اجازت نہیں میں نے جوابدیا بھلا صاحب سابق چوکیدار جسکے عوض آپ یہاں تبدیل ہو کر آئے ہیں اُس نے تو کبھی اسطرف جانیکی ممانعت نہیں کی یہہ نیا قانون شاید آپ کی تبدیلی کے ساتھ ہی یہاں تبدیل ہو کر آیا ہے تم ہمکو اُسوقت گرفت کر سکتے ہو کہ جسوقت ہم خاص اُس زینہ پر جاکر جہاں ہنود لوگ اشنان کرتے ہیں درمیان جاکر غسل کرنے لگیں یا کسی قسم کی دہرم بھرشٹ کی حرکت کریں جب ہمارا یہہ ارادہ ہی نہیں تو پھر آپ کی روک لاحاصل ہے اور وہ پتھر جو لوکل بورڈ کیطرف سے اس گھاٹ کی دیوار پر نصب کیا گیا ہے اسپر جو عبارت کندہ ہے اسکا بھی خاص یہی منشا ہے کہ مسلمانان اہل ہنود کے درمیان جاکر غسل نکریں نہ یہہ کہ اسطرف تفریحاً جانیکی بھی اجازت نہیں یہہ تو سراسر انصاف سے بعید ہے تب پھر چوکیدار نے یہہ کہا کہ نہیں میں مسلمانان کو اسطرف جانے نہیں دیتا اور نہ آپکو اجازت دیتا ہوں۔ میں نے کہا خیر پنڈت جی اگر مجھکو نہیں جانے دیتے تو نہ سہی میں نہیں جاتا۔ مگر یہہ یاد رہے کہ میں تو ایک بردبار آدمی تھا آپکا کہنا میں نے مان لیا مگر کوئی دیگر تیز طبع مسلمان اس بات کو ہرگز قبول نہیں کریگا۔ اور وہ اُنہیں شرائط کا پابند رہیگا جو لوکل بورڈ کیطرف سے تجویز کئے گئے ہیں بعد اس گفتگو کے میں اُسروز واپس آیا۔ دوسرے روز اہل ہنود صاحبان کا متبرک تیوہار جنم اشٹمی کا روز تھا اُسدن بھی میں حسب معمول بوقت گھاٹ پر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ چوکیدار مذکور کا اسی امر میں ایک مسلمان کے ساتھ تکرار ہو رہا ہے کہ میں اسطرف